بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقروض کو اس شرط پر قرض دینا کہ وہ قرض دینے والے سے معمولی قیمت کی چیز مہنگی خریدے

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص کسی کو قرض دے اور شرط یہ ہو کہ وہ قرض دینے والے سے ایک قلم 20 ہزار روپے میں خریدے گا، کیا یہ سود کے زمرے میں داخل ہوگا جبکہ اس قلم کی قیمت مارکیٹ میں تقریباً سو روپے ہے؟

جواب

اگر قرض دیتے ہوئے یہ شرط لگادی گئی کہ مقروض، قرض دینے والے سے 20 ہزار کی چیز خریدے گا جبکہ اس چیز کا ریٹ مارکیٹ ویلیو کے حساب سے انتہائی معمولی ہے جیسا کہ سوال میں "پین" کا ذکر کیا گیا، تو یہ معاملہ حرام اور بلاشبہ سودی معاہدہ ہے کہ اس طرح قرض دینے والا اپنے قرض سے مشروط نفع اٹھا رہا ہے کیونکہ اگر یہ قرض والا معاملہ نہ ہو تو مقروض ہرگز معمولی قیمت کا پین 20 ہزار روپے میں نہ خریدے۔ لہٰذا ایسا معاملہ کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

النتف فی الفتاوی میں ہے: "الربا فی القروض: والآخر ان یجر الی نفسہ منفعۃ بذلک القرض وھوان۔۔۔ یشتری منہ شیئا باغلی ممایشتری۔۔۔ ولولم یکن سبب ذلک ھذا القرض لما کان ذلک الفعل فان ذلک ربا" یعنی: قرضوں میں سود کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس قرض کی وجہ سے قرض خواہ کو منفعت حاصل ہو، اور وہ یہ کہ مقروض، قرض خواہ سے کوئی چیز (مارکیٹ میں رائج) قیمتِ خرید سے بڑھ کر مہنگے داموں میں خریدے، اگر یہ قرض والا سبب نہ ہوتا، تو وہ ایسا ہرگز نہ کرتا۔ بلاشبہ یہ سود ہے۔ (ملتقطاً از النتف فی الفتاوی للسغدی، ج 1، صفحہ 484، 485، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اسی انداز کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "قرض لینے والا بضرورتِ قرض قرض کے ساتھ کم مالیت کی شے زیادہ قیمت کو اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے، لان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نھی عن بیع وشرط (ترجمہ: کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع اور شرط سے منع فرمایا ہے۔) خواہ یہ شرط نصاً ہو یا دلالۃً لان المعروف کالمشروط (ترجمہ: کیونکہ معروف، مشروط کی طرح ہوتا ہے)۔ اور اگر عقدِ قرض پہلے ہوا اور یہ بیع اس میں نصاً یا دلالۃً مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے، بعض علماء اجازت دیتے ہیں کہ یہ بیع بشرط القرض نہیں بلکہ قرض بشرط البیع ہے اور قرض شروطِ فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا، اور راجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگرچہ شرط مفسدِ قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کل قرض جر منفعۃ فھو ربوا (جو قرض نفع کھینچے وہ سود ہے۔ ت)" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 274275-، مطبوعہ لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا رضا محمد عطاری مدنی

فتوی نمبر : Web-2566

تاریخ اجراء : 05 جمادی الاولٰی 1447ھ / 28 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net